تجارت کا بیان

مضاربت

سوال ۔ زید نے بکر کو ہندوستان میں بطور مضاربت ایک ہزار روپیہ دیا ہے جو وہیں رہ گیا پاکستان میں آکر زید نے روپیہ کا مطالبہ کیا ۔ کیا زید بکر سے اپنا روپیہ لینے کا شرعاً مجاز ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ ویسے تو روپیہ دینا نہیں آتا ۔ کیونکہ مضاربت کا روپیہ بطور امانت ہوتا ہے ۔ مگر وعدہ کی بنا پر دینا چاہیئے ۔ ہاں اگر مسئلہ معلوم نہیں تھا کہ یہ امانت ہے ۔ تو پھر بے خبری میں وعدہ ہوا ہے اس بنا پر دینا لازم نہیں

عبداللہ روپڑی ؒ ماڈل ٹاؤن

۱۵ — ۱۱/۱۳۷۰ ھ

مسئلہ دھڑت

سوال ۔ بیع دھڑت جائز ہے یا نہیں ، اس کی صورت یہ ہے کہ گاؤں کے زمیندار ایک دکاندار سے کچھ رقم لے لیتے ہیں ، وعدہ یہ ہوتا ہے کہ زمینداروں کا غلہ وغیرہ جو باہر سے گھر آئے اس کو وزن کرے اور فی من ایک سیر مزدوری سے خریدے اس کا دلال یہ دکاندار ہے اور ان سے فی روپیہ دو پیسہ یا کم بیشی دھڑت وصول کرے ، مزدوری وزن کرائی مشتری سے لی جائے بائع کو اس سے کوئی سروکار نہیں میرے نزدیک یہ تین وجہ سے ناجائز ہے

۱۔ بیع مجہول کی صورت ہے ۔

۲۔ زمینداروں نے باہر کے تاجروں پر چیز کا محصول لگا رکھا ہے یہ محصول چنگی کی قسم میں سے ہے جس کی ممانعت احادیث میں ہے ۔

۳۔ وزن کرائی کی مزدوری بائع پر حق ہے یہ مشتری سے لی جاتی ہے ۔

۴۔ دکاندار جو باہر کے خریداروں کے اسباب کی دلالی لیتا ہے اور ہر چیز کی مزدوری حاصل کرتا ہے ورنہ ان کا مال بکتا نہیں یہ دلالی بھی خلاف احادیث ہے گویا دھڑت خریدنا ایک مجموعہ گناہ ہے ۔ آپ تحریر فرمائیں ۔

جواب ۔ دھڑت تقریباً انہی وجوہ سے جو سائل نے لکھی ہیں میرے نزدیک درست نہیں

بلکہ یہ جوئے کی قسم سے ہے جیسے بیع حبل الحبلہ اور بیع الحصاۃ جاہلیت میں ہوتی تھیں۔ اسی قسم سے درخت ہے۔

(عبداللہ امرتسری)

تخمینہ سے فروخت

سوال ۔ بطور تخمینہ کسی چیز کا خرید لینا جب کہ وہ نظر کے سامنے ہے جائز ہے یا نہیں؟

ابو محمد عبدالجبار مدرس مدرسہ کلاں

صدر بازار دہلی ۱۵ رجب ۱۳۴۸ھ

جواب ۔ بطور تخمینہ کے کسی شے کو خریدنا اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حدیث میں بیع صبرہ طعام یعنی ڈھیر غلہ کی اجازت آئی ہے بشرطیکہ جنس غیر ہو اور ادھار نہ ہو۔

(عبداللہ امرتسری)

جنگل یا دریا کا ٹھیکہ

سوال ۔ کسی جنگل یا باغ کا ٹھیکہ لینا درست ہے یا نہیں اکثر راجہ و زمینداروں سے لوگ اس قسم کا ٹھیکہ لیا کرتے ہیں۔

ابو محمد عبدالجبار

جواب ۔ حدیث میں بیع معاومہ (بیع سنین) سے منع فرمایا ہے اور زمین کو زراعت کے لئے سونا چاندی سے لینے کی اجازت دی ہے اور مساقات کی بھی اجازت دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شے خود پیدا کرنی ہو اس کے ٹھیکہ کا تو کوئی حرج نہیں خواہ کئی سالوں کے لئے ہو۔ اور جو قدرتی پیدا ہو اس کا ٹھیکہ ایک سال سے زائد جائز نہیں۔ پس گھاس کا ٹھیکہ ایک سال کے لئے جائز ہوگا۔ اور درختوں کا جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ درخت ایک سال میں نہیں ہوتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ بیع معاومہ سے آپ کی مراد یہ ہو کہ جو شے قدرتی پیدا ہو وہ ایک دفعہ کی پیدا شدہ تو جائز ہے کئی دفعہ کی جائز نہیں۔ پس اس صورت میں جو درخت اس سال پیدا ہوں جس سال ٹھیکہ لیا ہے وہ جائز ہوں گے آئندہ کے نہیں۔ بہر صورت درختوں کا ٹھیکہ مشتبہ ہے ترک بہتر ہے مگر یہ اس زمین کا حکم ہے جو ملک ہے۔

راجے نواب تو عموماً لوگوں پر تنگیاں کرتے ہیں اور جنگلوں پر قبضہ کر لیتے ہیں ایسی صورت میں ٹھیکہ لینے والے کو چاہیئے کہ جتنے روپے والئے ریاست کو دیتے ہیں وہ اور اپنا محنتانہ لوگوں سے وصول کرے اگر اس سے زیادہ رقم آجائے تو وہ بیت المال یعنی غرباء کا حق سمجھے۔ ذالک لمن اتقیٰ

(عبداللہ امرتسری)

غصب شدہ ترکہ کی خرید و فروخت

سوال: ایک شخص اپنا مکان بیچ رہا ہے اور اس نے اپنی ہمشیرگان کو حصہ نہیں دیا اور نہ ہی اس کے دینے کا ارادہ ہے اور وہ مکان ایک ہندو کے پاس رہن ہے۔ ہندو شخص فائدہ اٹھا رہا ہے ایک مسلمان کا ارادہ ہے کہ اس مکان کو خریدے ہندو کو رقم دی جائے اور باقی روپیہ مالک مکان کو دے دیا جائے لیکن مالک مکان ہمشیرہ کو حصہ نہیں دیتا۔ اور مشتری یہ کہتا ہے کہ تم اپنی ہمشیرہ کو ضرور حصہ دو لیکن وہ نہیں مانتا کیا مسلمان کے لئے وہ مکان خریدنا جائز ہے۔

جواب: حقوق العباد کا معاملہ نازک ہے اس میں حتی الوسع احتیاط چاہیئے اگر اس مکان کے سوا اور جائیداد ہے جس میں اس شخص کی ہمشیرہ کا حصہ نکل سکتا ہے تو اس صورت میں خریدنے کی گنجائش ہے ورنہ احتیاط چاہیئے۔ ہاں یہ صورت تسلی بخش ہے کہ اس کی ہمشیرہ سے اجازت لے لے کہ میں تیرے بھائی کا مکان خریدنا چاہتا ہوں اس میں تیرا بھی حصہ ہے جو خرید میں آئے گا۔ کیا تو اس کی اجازت دیتی ہے۔ اگر وہ اجازت دے دے تو پھر ہمشیرہ کا حق ان پیسوں میں منتقل ہو جائے گا۔ جو بھائی لے گا۔ اب سارا بوجھ بھائی کے ذمہ ہے خریدار بری ہے کیونکہ ہمشیرہ کی اجازت ہے۔

(عبداللہ امرتسری)

اخبارات و ماہواری رسائل کی خرید

سوال: زید نے ایک رسالہ چوبیس صفحات کی ضخامت پر جاری کیا۔ جس کا چندہ پانچ روپیہ سالانہ پیشگی مقرر کیا۔ بکر کے پاس نمونۃً اپنا رسالہ بھیجا بکر نے خریداری منظور کر کے پانچ روپیہ چندہ پیشگی ادا کر دیا چند دنوں کے بعد زید نے اس کی ضخامت بیس صفحات کر دی۔ بکر نے کہا اس طرح کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

کیونکہ رسالوں کی خریداری بیع مسلم ہے بیع سلم میں شرط ہے کہ جیسا نمونہ ہو ویسی ہی چیز ہو اس لئے ہم بقایا چندہ واپس لینے کا حقدار ہوں اور شرعاً خریدنے کا حق نہیں رکھتا۔ دونوں میں سے کون حق پر ہے۔

جواب ۔ اخبار یا ماہواری رسالہ کی خریداری بیع سلم کی قسم سے نہیں بلکہ اجارہ کی قسم سے ہے کیونکہ بیع سلم میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے، اخباروں اور رسالوں کی قیمت کبھی پیشگی کبھی وسط سال کبھی اخیر میں وصول ہوتی ہے۔ نیز قیمت صرف صفحات یا سیاہی کاغذ یا کتابت، طباعت کی نہیں ہوتی بلکہ اصل مقصد مضامین ہیں جن کا حق تصنیف مرتب یا مصنف کو پہنچتا ہے باقی انتظامات اس کے تابع ہیں اور ظاہر ہے کہ تصنیف یا ترتیب یہ ایک قسم کی محنت ہے اور محنت کا سودا اجارہ کہلاتا ہے۔ پس اخباروں اور ماہواری رسالوں کا سودا اجارہ ہوا آگے پھر اجارہ کی دو قسمیں ہیں۔ اجارہ خاص۔ اجارہ عام۔

اجارہ خاص جیسے کوئی ملازم رکھا یا مزدور لگا لیا یا کوئی گھوڑا وغیرہ کرایہ پر لے لیا یا کوئی اور شے کچھ مدت کے لئے یا کچھ مسافت کے لئے کرایہ پر اپنے قبضہ میں کر لی جیسا ایک گھنٹہ کے لئے سائیکل یا تانگہ گاڑی وغیرہ لے لے، یہ اجارہ خاص ہے گویا کچھ مدت تک یا کچھ مسافت کے لئے معاوضہ کے ساتھ پورا قبضہ اس کو اجارہ خاص کہتے ہیں اور اس کے مقابل اجارہ عام یہ ہے کہ پورا قبضہ نہ ہو جیسے امیر لوگ کسی حکیم یا ڈاکٹر کی کچھ تنخواہ مقرر کر دیتے ہیں۔ کہ جب ہمارا کوئی بیمار آئے تو تم علاج کرنا یا عموماً زمیندار۔ لوہار۔ ترکھان۔ دھوبی وغیرہ سے بھری وھڑی کر لیتے ہیں۔ جس کو سیپ کہتے ہیں۔ اسی طرح تانگہ موٹر۔ ریل کی سواری۔ درزی سے کپڑے سلانا اسی طرح دوسرے پیشہ وروں کو کسی محنت کا عوض دینا یہ اجارہ عام ہے۔ اخبار و ماہواری رسائل کی خریداری اسی دوسری قسم سے ہے اور ظاہر ہے کہ عام اجارہ میں تھوڑی بہت کمی بیشی مروج ہے جو شرع کے خلاف نہیں پس اس میں صرف نمونہ پر نہ رہنا چاہئے بلکہ عام حالت دیکھنی چاہیئے ہاں جس بات کی شرط کر لی جائے حتی الوسع اس میں کمی نہ آنی چاہیئے۔ کیونکہ حدیث میں ہے المسلمون علی شروطھم یعنی مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔

(عبد اللہ امرتسری)

ذبح سے پہلے کھال کی قیمت مقرر کرنا

سوال ۔ ایک گائے یا بکری وغیرہ کو پانچ آدمی مل کر کھانے کے لئے ذبح کریں ذبح کے پیشتر

کھال اور گوشت کی قیمت معین کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(مستری عبدالعزیز فیروز والا: ڈا)

جواب ۔ حدیث میں ہے۔ لا یباع صوف علی ظہر ولا لبن فی ضرع (بلوغ المرام)
یعنی اون بھیڑ اور دنبے کی پیٹھ پر نہ بیچی جائے اور دودھ تھنوں میں نہ بیچا جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شے پیدائشی طور پر دوسری شے سے ملی ہوئی ہو اور اس وقت جدائی کے قابل ہو تو اس کو ملی ہوئی شکل میں فروخت نہ کرنا چاہیے بلکہ جدا کر کے فروخت کی جائے پس کھال اور گوشت وغیرہ کی قیمت ذبح سے پہلے معین کرنی ٹھیک نہیں، بلکہ کھال اتار کر اور گوشت کاٹ کر قیمت لگانی چاہیے۔

(عبداللہ امرتسری ۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۲ھ)

جس گوٹہ کی بناوٹ میں دھوکا ہو اس کی فروخت کا شرعاً حکم

سوال ۔ ہمارے ہاں یہاں اہل حدیث کنفیڈ گوٹہ سلمہ بناتے ہیں مگر اب ایک عرصہ سے ایسا گوٹہ چلا ہے کہ چاندی اس میں تھوڑی ہوتی ہے اور سوتر مسالہ بہت ہوتا ہے تانی جو اس میں لگتی ہے اس میں دھوکا ہوتا ہے کیونکہ تانی کے اندر اس طریقہ سے سیسہ مسالہ بھرا جاتا ہے کہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ ریشم ہے یا مسالہ ہے۔ یہ مسالہ بہت وزنی ہوتا ہے جس کو خریدنے والے اکثر دھوکا کھاتے ہیں، مگر یہ لوگ جن کو مال فروخت کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس کی تانی میں سیسہ ہے پھر جو لوگ ان سے خرید کر مال فروخت کرتے ہیں وہ اس کا عیب نہیں بتاتے۔ اور عوام الناس کو بغیر عیب بتائے بیچتے ہیں۔ آیا جو لوگ اس طرح کا مال فروخت کرتے، بناتے ہیں گنہگار ہیں؟ اور کیا ان کی کمائی حرام کی ہے یا حلال کی ہے؟

(ابو محمد عبدالجبار)

جواب ۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کے پاس انگور فروخت کرے جو ان کے شیرہ سے شراب بناتے ہیں تو وہ دیدہ دانستہ آگ میں داخل ہو گیا (بلوغ المرام)
اس حدیث کی بنا پر گوٹہ مذکورہ فی السوال کی فروخت منع معلوم ہوتی ہے اور غالباً ایجاد کرنے والوں اور بنانے والوں کی نیت بھی یہی ہوگی کہ اس پردہ پوشی سے یہ مال چل نکلے گا تو اس لحاظ سے اس کی اساس ہی خلاف شریعت ہے پس یہ کمائی حلال نہیں، ہاں اگر اشتہاری طریق سے اعلان کر دیا جائے جس سے عوام

بھی خبردار ہو جائیں۔ اور جب ان بنانے والوں سے براہِ راست عوام خریدیں، اس وقت بھی ان کو اطلاع کر دیں تو اس صورت میں امید ہے کہ یہ بنانے والے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔

(عبداللہ امرتسری)

نئے پرانے گوٹہ کی خرید و فروخت

سوال۔ پرانا گوٹہ نئے گوٹے سے اگر خریدا جائے یا کم و بیش؟ یہاں پرانے گوٹہ کو صرف چاندی خیال کر کے خریدا جاتا ہے۔ اور اس کے عوض نیا گوٹہ نصف دیا جاتا ہے یعنی نیا ایک تولہ دیا جاتا ہے۔ اور پرانا دو تولہ لیا جاتا ہے۔ تو کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے؟

جواب۔ و للاکثر حکم الکل کے اصول پر اس گوٹہ کی کمی بیشی کے ساتھ بیع جس میں چاندی تھوڑی ہے جائز ہے ورنہ عام طور پہ سونا چاندی جو کانوں سے نکلتا ہے خالص نہیں ہوتا اور اکثر کو کل کا حکم نہ دیا جائے تو پھر اس کی بیع بھی کمی بیشی کے ساتھ جائز ہو جائے گی حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔

(عبداللہ امرتسری)

ترکاری غلّے کے عوض اُدھار فروخت کرنا

سوال۔ آلو، بیر، خربوزہ یا ترکاری وغیرہ وزن کر کے بطور قرضہ دینا اور اقرار کرنا کہ فصل کے موقع پر اس قدر غلہ گندم سے لوں گا جائز ہے یا نہیں؟

(ابو یحییٰ)

جواب۔ جائز ہے۔ کیونکہ ترکاریاں نہ تو ان اشیاء سے ہیں جن کی بابت ربا کی تصریح آئی ہے نہ ان کی علت ان میں موجود ہے۔ مثلاً روپیہ پیسہ کی طرح ثمن بن سکے یا ذخیرہ ہو سکے یا طعام ہو یا جس قدر جنس ہو۔

(عبداللہ امرتسری)

مُردار کی ہڈی کی بیع

سوال۔ اہلحدیث جلد ۳۱ مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ میں ایک سوال شائع ہوا ہے کہ حرام

مُردار کی ہڈی کی تجارت کرنا کیسا ہے ؟ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جواب دیا ہے کہ حرام کی ہر چیز حرام ہے اور اس کی بیع بھی حرام ہے :

مولانا کا یہ عام قیاس صحیح نہیں مشکوۃ باب الرجل میں ہے ۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ثوبان اشتر لفاطمۃ سوارین من عاج

یعنی تم نے ثوبان فاطمہ کے لئے ہاتھی دانت کے دو کنگن لاؤ ؟

ہاتھی بالاتفاق حرام ہے مگر جب خود حضورؐ نے صاحب زادی کے لئے خریدنے کا حکم فرمایا ہے ۔ تو اس سے حرام جانور کی ہڈی کی خرید و فروخت کا جواز ثابت ہوگیا ۔ واللہ اعلم

(عبدالرزاق کلکتہ)

جواب ۔ بعض کہتے ہیں ہڈی میں جان ہے بعض کہتے ہیں نہیں اگر ہڈی میں جان نہ ہو تو وہ ہاتھی دانت کے حکم میں ہو سکتی ہے ورنہ نہیں ۔

امام شافعیؒ ہاتھی دانت کو نجس کہتے ہیں ، امام ابوحنیفہؒ پاک امام شافعیؒ حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں ۔ کہ عاج سے مُراد کچھوے کی پشت کی ہڈی ہے اور لغت میں عاج کے یہ معنی آتے ہیں ۔ بہرصورت حرام ہڈی کی تجارت مشتبہات سے ہے اس سے بچنا چاہیئے ۔

(عبداللہ امرتسری)

اُدھار اور نقد کے نرخ میں کمی بیشی

زمین

سوال ۔ علاقہ بہاولپور میں زمین اس شرط پر ملتی ہے کہ جو شخص تمام قیمت ایک بار ادا کر دے اس کو مبلغ دو ہزار روپیہ دینا پڑتا ہے اور جو شخص قسطوں سے روپیہ ادا کرے اس کو اڑھائی ہزار روپیہ ادا کرنا پڑتا ہے کیا از روئے شریعت قسطوں پر زمین لینی جائز ہے ۔

جواب ۔ اس میں سود نہیں کیونکہ زمین لینے والے کے ذمہ ریاست کا کوئی قرض نہیں کہ اس سے زیادہ وصول کرنے کی صورت میں سود لازم آئے ہاں یہ سودا ہے جس میں اُدھار نقد کا فرق ہے اور سودے میں اُدھار نقد کا فرق جائز ہے ۔

(عبداللہ امرتسری)

گندم

سوال ۔ ایک شخص اپنی گندم نقد زمانہ کے بھاؤ سے بحساب فی من دو روپے فروخت کرتا ہے اگر ادھار کچھ مدت کے لئے دے تو یہی گندم بحساب تین روپے فی من فروخت کرتا ہے کیا یہ ایک روپیہ زیادہ لینا سود نہیں ایسی تجارت جائز ہے یا نہیں۔

محمد حسین چک نمبر ۲۳۲ گ۔ب

ضلع لائلپور

جواب ۔ اُدھار زیادہ قیمت پر فروخت کرنا سود نہیں۔ کیونکہ نرخ بڑھتا گھٹتا رہتا ہے، ہو سکتا ہے کہ جس نرخ پر اس نے ادھار گندم فروخت کی ہے اس سے بھی زیادہ سستی ہو جائے اس لئے سود لازم نہیں آتا۔ حنفیہ، شافعیہ سب اس کے قائل ہیں امام شوکانیؒ نے اس بارہ میں مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام شفاء العلل فی حکم زیادۃ الثمن لمجرد الاجل ہے جو منع کہتے ہیں وہ اس کو سود بتاتے ہیں مگر چونکہ گندم کا نرخ بڑھتا گھٹتا ہے اس لئے اس کو سود میں داخل کرنا ٹھیک نہیں۔

(عبداللہ امرتسری)

سلف و سلم

سوال ۔ مجھ سے ایک شخص چار روپے لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک من کپاس دے دوں گا۔ کپاس ابھی چھوٹی ہے۔ پھل نہیں پڑا مگر اس کے پاس بوئی ہوئی ضرور ہے گویا قیمت ختم کر کے لیتا ہے کہ چاہے اس وقت پانچ روپے فی من ہو یا تین روپے آپ کو چار روپے میں ملے گی۔ شرعاً ایسا کرنا جائز ہے؟

(محمد حسن چک نمبر ۱۰/۱-۹-۱، ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری)

جواب ۔ اس قسم کے بیع کو شرع میں بیع سلف اور بیع سلم کہتے ہیں یہ جائز ہے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ کھیت معین نہ کرے بلکہ صرف اتنا کہے کہ فلاں قسم کی کپاس اس نرخ پر فلاں وقت اتنے روپے میں لوں گا۔ اگر یوں کہے کہ فلاں کھیت سے تو یہ ناجائز ہے کیونکہ حدیث میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ (متفق علیہ، مشکوٰۃ باب المنہی عنہ ص ۲۴۸)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان کی صلاحیت ظاہر ہو جائے بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔ دوسری روایت میں غلہ وغیرہ کے متعلق بھی یہی فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیمت معین کرنا جائز نہیں ویسے جائز ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ متفق علیہ (مشکوٰۃ باب السلم) یعنی جو شخص کسی شے کی قیمت پیشگی دے تو اس شے کا پیمانہ، وزن (اور نرخ) معین ہونا چاہیے اور مدت بھی معین ہونی چاہیے۔

عبداللہ امرتسری ۲۰ رجب ۱۳۵۵ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۳۶ء

بیع سلم اور اس کی شرائط

سوال ۔ پونچھ کے بعض دیہات میں بہت رواج ہو گیا ہے عام لوگوں نے بیع سلم کی کئی قسمیں بنا رکھی ہیں لوگ بیع سلم کا نام سن کر خاموش ہو جاتے ہیں لہٰذا بتائیں کہ بیع سلم کسے کہا جاتا ہے اور اس کی شرائط کیا ہیں، لوگوں نے مندرجہ ذیل سب قسموں کا نام بیع سلم رکھا ہوا ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

قسم ۱ زید بکر کو دس روپے غلہ کٹنے کے لئے ماہ ہاڑ میں دیتا ہے اور ان کے درمیان بیع یہ ہوتی ہے کہ پچیس سیر غلہ کٹنے ماہ گھمر میں فی روپیہ ادا کر دوں گا۔ غلہ کے صاف اور خشک ہونے کی بیع بھی ہو جاتی ہے اس کے سوا کوئی شرط نہیں۔

قسم ۲ زید بکر کو چالیس یا پچاس روپے کسی موسم میں دیتا ہے۔ میعاد ایک سال بھی ہوتی یا اس سے کم و بیش شرط یہ کہ جو قرار معینہ وصول کرنے کا ہو اس وقت اپنے روپے بھی سالم وصول کرنے اور ساتھ فی روپیہ ایک من غلہ کی اس میں کچھ غلہ روپیہ دینے کے وقت وصول کر کے دیتا ہے اور کچھ رقم وصول کرنے کے وقت لیتا جاتا ہے اس کے سوا اور وہاڑی ہاڑ اسوج و لکڑیاں وغیرہ بھی ساتھ شامل ہوتی ہیں۔ زید اس کو بھی بیع سلم کہتا ہے

قسم ۳ زید بکر کو چالیس پچاس روپیہ دیتا ہے اور بکر سے کچھ زمین تقریباً دس کنال یا کچھ کم و بیش لکھوا لیتا ہے کہ جب تم یہ رقم واپس دو گے تو زمین کے حق دار ہو گے۔ زید اپنی رقم کی وصولی تک بکر کی اس زمین کی پیداوار کھاتا رہتا ہے اور فائدہ اٹھاتا ہے اپنی رقم سالم وصول کرنے کے بعد زمین واپس کرتا ہے۔

قسم ۴ بکر کو غلہ کی کی ضرورت ہے وہ زید کے پاس جاتا ہے اور غلہ طلب کرتا ہے مگر بکر کے پاس پیسے نہیں زید بکر کو بازاری بھاؤ سے دو تین سیر کم کر کے غلہ اُدھار پر دے دیتا ہے بھاؤ سے دو تین سیر جو کم ہوا تو اُدھار کے باعث زید اس کو بھی بیع سلم کہتا ہے۔

قسم ۵ بکر کو غلہ کی ضرورت ہوئی تو زید کے پاس گیا اور جتنے غلہ کی ضرورت تھی طلب کیا زید نے بکر کو بازاری بھاؤ سے سیر یا دو سیر کم کر کے دیا جب بکر رقم لایا تو زید انکاری ہو گیا اور کہا کہ میں اس رقم کا غلہ گھر میں اس وقت کے بھاؤ سے سیر یا دو سیر زیادہ لوں گا یہ ایک قسم کا جذبہ ہے کہ سوائی پہلے ہی چکا لیتے ہیں مثلاً ایک من غلہ کی زید نے بکر کو دیا اور سوا من چکا لیا۔ زید اس کو بھی بیع سلم کہتا ہے۔

جواب۔ بیع سلم کے جائز ہونے کی شرطیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) مبیع کی جنس معلوم ہو مثلاً کہ وہ گیہوں ہے یا جو یا کی یا باجرہ۔

(۲) یہ کہ اس کی جنس معلوم ہو کہ وہ جید یعنی کھری ہے یا ردی۔

(۳) یہ کہ اس کا نوع معلوم ہو مثلاً بارانی زمین کی ہے یا نہری زمین کی۔

(۴) یہ کہ وقت ادائیگی معلوم ہو جو کم از کم ایک مہینہ ہے اور زائد جو وقت مقرر کرے۔

(۵) یہ کہ مقدار مبیع معلوم ہو جس قدر بھی ہو۔

(۶) یہ کہ راس مال یعنی جو چیز کہ اب دی جا رہی ہے جس کے عوض میعاد مقررہ پر مبیع وصول کرنی ہے اگر یہ راس مال تولنے یا ماپنے یا گننے کی چیز ہو تو اس کا معلوم کرنا بھی ضروری ہے۔

(۷) یہ کہ جس جگہ مبیع کو وصول کرنا ہے اس کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے اگر مبیع ایسی چیز ہے جس کے اٹھانے میں مشقت اور کرایہ خرچ ہوتا ہو پس جوابات ملاحظہ ہوں۔

قسم اول بیع سلم ہے اگر مبیع کی مقدار معلوم ہو کر وقت ادائیگی تاریخ بھی معلوم ہو جائے اور محل ادائیگی بھی معین ہو جائے کہ آیا خریدار بیچنے والے کے گھر سے جا کر لائے گا یا بیچنے والا خریدار کے گھر پہنچائے گا۔ یا اس قسم کی اور تعیین ہونی چاہیئے۔ قسم دوم سوم ناجائز ہیں اور قسم چہارم جائز ہے اگرچہ بیع سلم نہیں ہے قسم پنجم میں جب نرخ گراں کر کے کل رقم طے ہو چکی ہے تو خریدار کے ذمہ صرف وہ رقم مقررشدہ ہے آگے اس کی مرضی ہے بہ موجودہ نرخ سے نا کم دے یا نہ دے اس پر جبر نہیں ہے جو صرف مقررشدہ رقم کا ہے نہ غلہ کا نہ غلہ کے موجودہ نرخ سے زائد کا اور یہ بیع سلم بھی نہیں ہے۔ اور یہ جو اور قسم ہے کہ سوائی چکا لیتے ہیں یہ بھی حرام اور

سود ہے ناجائز ہے۔ عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ مدرس نعمانیہ واقع مسجد شیخ بڈھا مرحوم

امرتسر مورخہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ

جوابات درست ہیں۔ محمد حسن مدرسہ نعمانیہ امرتسر

الاجوبۃ صحیحۃ عبدالکبیر عفا اللہ عنہ مدرس نصرۃ الحق امرتسر

جواب: جوابات صحیح ہیں۔ مگر قسم پنجم میں مقررہ نرخ سے زائد اگر اس خیال سے دے کہ آئندہ مجھے یہ ادھار دیتا رہے گا اگر زیادہ نہ دوں تو شاید پھر یہ ادھار بند کر دے گا۔ اس خیال سے دینا ایک قسم سود ہے۔ اس سے پرہیز ضروری ہے نیز قسم چہارم، پنجم میں بازاری نرخ سے اتنا کم مقرر نہ کیا جائے کہ سال میں کبھی بھی اتنا کم ہونے کا خیال نہ ہو اگر لیا ہو تو اس میں بھی سود کا شبہ ہے نیز ایک شرط یہ بھی ہے کہ غلہ کے بدلے غلہ نہ ہو کیونکہ حدیث میں اس کو سود کہا ہے اور مدت کم سے کم ایک ماہ شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث میں اس کا ثبوت نہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ ۱۹ محرم ۱۳۵۷ھ

پھاٹک میں دیئے گئے مملوکہ جانوروں کی نیلامی

سوال: سرکاری پھاٹک میں جو حیوانات مملوکہ غیر دیئے جاتے ہیں، وہ میعاد معینہ کے بعد نیلام کر دیئے جاتے ہیں۔ لوگ ان کو خرید کر تجارت کے لئے لاتے ہیں جن کو قربانی کے لئے خریدا جاتا ہے۔ حالانکہ علم ہوتا ہے کہ یہ نیلام شدہ جانور ہیں زید کہتا ہے کہ یہ جانور خریدنا باوجود علم درست نہیں کیونکہ ملک غیر ہیں سرکاری قانون خلاف شرع ہے اس سے ملک غیر کا ازالہ نہیں ہوا۔ چنانچہ مالک کو علم ہو جاتا ہے تو وہ ناراض ہوتا ہے اور رنج کرتا ہے۔ پھر وہ لینا چاہتا ہے تو اس کو دیتے نہیں ہیں بکر کہتا ہے یہ جانور لینے دینے جائز ہیں قربانی ہو سکتے ہیں۔ ان کا کھانا جائز ہے مالک نے ان کو کیوں چھوڑا۔ جب سرکار نے تصرف کیا تو یہ تصرف شاہانہ ہے جس سے ملک غیر کا ازالہ ہوا دونوں کا محاکمہ فرمایا جائے۔ سائل دین محمد از سرگودھا

جواب: حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کسی مسلمان کا مال جنگ میں کفار لے جائیں۔ پھر کسی وقت اہل اسلام کے ہاتھ آ جائے تو وہ اسی مسلمان کا حق ہے جس کا پہلے تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف شاہانہ تصرف کافی نہیں بلکہ وہ تصرف شرعی حدود میں ہونا چاہیئے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حدیث میں گناہ کی روک تھام کا حکم ہے جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس مال کو مقررہ میعاد کے بعد نیلام کر دیا جائے

اس لئے یہ خریدنا درست ہو گیا لیکن اس میں شبہ ہے کہ یہ روک تھام کی شرعی صورت نہیں شرعی صورت یہ ہے کہ اگر رات کو نقصان کریں تو تاوان مویشیوں کے مالک پر ڈالا جائے اگر دن کو کریں تو کھیت والے ذمہ دار ہوں۔ سلیمان علیہ السلام کے فیصلہ کے مطابق جس کا اشارہ قرآن مجید میں ہے کھیت کے نقصان کی صورت میں مویشی والوں پر تاوان یہ ہے کہ کھیت مویشی والوں کے حوالہ ہونا چاہئے تاکہ وہ کھیت کی پرورش کریں اور مویشی کھیت والوں کے حوالہ ہو۔ تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں، جب کھیت اس حالت پر آجائے جب مال مویشی کے چرنے کے وقت تھا، تو کھیت صاحب کھیت کے حوالہ کیا جائے اور مویشی صاحب مویشی کے اس بناء پر حکومت کا میعاد مقررہ کے بعد مویشیوں کو نیلام کرنا یہ گویا کی شرعی روک تھام نہیں۔ اگرچہ بعض صورتوں میں شرعی بن سکتی ہے مثلاً مویشی کے مالک نے دیدہ دانستہ اس کا ارتکاب کیا ہو مگر علی العموم یہ شرعی صورت نہیں۔ اس کے علاوہ اس میں شبہ بھی ہے کہ حکومت نیلام کے بعد نہ تو صاحب کھیت کا نقصان دیتی ہے نہ مالک مویشیوں کی بھول چوک کی پرواہ کرتی ہے نہ اس بات کا اندازہ کرتی ہے کہ نقصان بہت تھوڑا ہوا ہے اور مال مویشی بہت زیادہ قیمت کا ہے بلکہ وہ اپنے قانون کی پابندی میں سب جگہ یکساں حکم نافذ کرتی ہے اس لئے اس میں اصل فیصلہ یہی ہے کہ یہ مال مشتبہ ہے جس سے بچنے کا حکم ہے۔ (عبداللہ امرتسری)

سارنگی طبلہ کیلئے لکڑی کی فروخت

سوال: زید سے ایک شخص نے ایک درخت شیشم واسطے سارنگی طبلہ وغیرہ بنانے کی غرض سے خریدا ہے زید موحد مسلمان ہے اس کو منع کیا گیا کہ یہ بیع جائز نہیں زید اس پر تقاضا کرتا ہے کہ یہ بیع جائز ہے آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے۔ محمد ادریس خطیب مسجد اہلحدیث مقام شیر نگر ضلع منٹگمری

جواب: بریدہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعہ ممن یتخذہ خمرا فقد تقحم النار علی بصیرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن جو شخص انگور کاٹنے کے دنوں میں روک رکھے یہاں تک کہ اس شخص پر فروخت کرے جو اس کی شراب بناتا ہے تو وہ دیدہ دانستہ جہنم میں گیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اچھی سند سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب معلوم ہو جائے کہ یہ شخص اس چیز کو ناجائز محل میں استعمال کے لئے خرید رہا

ہے تو اس پر وہ شے فروخت نہ کرے۔ اس بنا پر زید کی اس میں سخت غلطی ہے جب اس کو معلوم تھا کہ میری کشتی ڈھول سارنگی وغیرہ بنانے کے لئے خریدی جا رہی ہے تو اس نے کیوں فروخت کی ہے۔ عبداللہ امرتسری

میلہ مویشیاں میں دکان کرنا

سوال ۔ میلہ مویشیاں میں دکان کرنا کیسا ہے ؟

جواب ۔ قبروں وغیرہ پر جو میلے ہوتے ہیں ان میں دکان کرنا بالکل درست نہیں۔ کیونکہ وہ خلاف شرع ہیں دکان سے میلے کی رونق بڑھتی ہے۔ گناہ کے کام کو رونق دینا شرعاً حرام ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب ایک لشکر بیت اللہ کو گرانے کے لئے آئے گا۔ جب بیداء مدینہ منورہ کے نزدیک ایک جگہ ہے؟ میں پہنچے گا تو دھنسا جائیگا حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ان میں خرید فروخت والے بھی ہوں گے فرمایا وہ بھی دھسائے جائیں گے۔ اور قیامت کے دن اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کے مجمعوں میں سودا وغیرہ فروخت کرنا جائز نہیں ورنہ سودا وغیرہ فروخت کرنے والے دوسروں کے ساتھ نہ دھسائے جاتے ہاں اس حدیث سے آتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس درجہ کے مجرم نہیں جس درجہ کا یہ لشکر مجرم ہے کیونکہ ان کی نیت بیت اللہ کے گرانے کی نہیں اسی لئے فرمایا کہ یہ قیامت کے دن اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے لیکن پھر بھی دنیا میں ساتھ دھسائے جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کے مجمعوں کو رونق دینا غیر معمولی جرم ہے خدا اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

عبداللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ ۵ جنوری ۱۹۳۹ء

ناجائز مال کی خرید و فروخت

سوال ۔ کیا اس جائیداد کا خریدنا جائز ہے جس سے بھائی اپنی ہمشیرہ کو حق وراثت نہ دے ؟

جواب ۔ حقوق العباد کا معاملہ نازک ہے اس میں حتی الوسع احتیاط چاہیئے۔ اگر اس مکان کے سوا اور جائیداد ہے جس میں اس شخص کی ہمشیرہ کا حصہ نکل سکتا ہے تو اس صورت میں خریدنے کی کچھ گنجائش ہو سکتی ہے ورنہ احتیاط چاہیئے۔

ہاں یہ صورت تسلی بخش ہے کہ اس کی ہمشیرہ سے اجازت لے لے کہ میں تیرے بھائی کا مکان خریدنا

چاہتا ہوں اس میں میرا بھی حصہ ہے جو خرید میں آ گیا کیا تو اس کی اجازت دیتی ہے اگر وہ اجازت دے دے تو پھر ہمشیرہ کا حق ان پیسوں میں منتقل ہو جائے گا جو بھائی لے گا اب ساقط بوجہ بھائی کے ذمہ ہے خریدار بری ہے کیونکہ ہمشیرہ کی اجازت ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ ۹ رجب ۱۳۵۶ھ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

شے کا مول اس کی قیمت سے زیادہ بتانا

سوال: کیا کسی شے کا مول اس کی قیمت سے زیادہ کرنا جائز ہے؟

جواب: جس شے کا مول بھاؤ جیسے کے تیس بتلایا جا سکتا ہے وہ وہی ہوتی ہے جس کا کوئی بازاری نرخ نہیں ہوتا۔ جیسے گائے بھینس وغیرہ سو ایسی شے کی زیادہ قیمت کرنا کوئی حرج نہیں کیونکہ معلوم نہیں کہ سودا کتنے پر ٹھہرے گا۔ ہاں کسی ناواقف کو پھنسانا مقصود نہ ہو مثلاً کوئی بالکل ناواقف ہو اور اس کو شے کی اتنی زیادہ قیمت بتا دی جائے کہ اتنی کی وہ کسی کے نزدیک نہ بن سکے اور وہ بیچارہ ناواقفی سے پھنس جائے۔ تو یہ دھوکا ہو گا جس کی بابت حدیث میں ہے۔ **من غش فلیس منا** جو دھوکا دے وہ ہم سے نہیں۔

عبداللہ امرتسری ۲۱ فروری سنہ ۱۹۳۶ء

زمین اور اس میں رجوع کی غیر میعادی شرط

سوال: بکر نے زید کو قرضہ دیا اس کی حفاظت کے لئے کہا کہ تم اپنی زمین کو بیع کر دو جب تم روپیہ واپس کر دو گے تو میں زمین چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ زید نے بکر نے اپنے بیٹے کے نام زمین بیع کروا لی پندرہ، بیس سال کے بعد بکر مر گیا زید نے کہا کہ تم رقم لے لو اور زمین واپس کر دو۔ بکر کے بیٹے نے کہا کہ ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا لہٰذا زمین واپس نہیں ہو گی۔ زید نے کہا کہ تم قسم کھا لو اگر ایسا معاہدہ نہیں ہوا۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر بکر کا بیٹا قسم دینے سے انکاری ہو تو زمین زید کو واپس مل سکتی ہے یا نہیں۔

حاجی امام دین ولد کرم بخش ساکن وزیر آباد

جواب: حضرت بریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ جو شرط بیع میں خلاف شریعت ہو اس کا اعتبار نہیں سوال کی صورت بھی اسی قسم سے ہے اس میں جو شرط فسخ بیع کی لگائی گئی ہے بالاتفاق باطل ہے کیونکہ یہ شرط خیار کی قسم سے نہیں ہو سکتی وہ تو صرف اس غرض سے ہوتی ہے کہ ذرا سوچ سمجھ لیا جائے مثلاً ایک سے

فروخت کی اور دو چار روز کی مہلت لے لی کہ میں سوچ سمجھ لوں اگر بیع بخش مناسب سمجھی تو قائم رکھوں گا ورنہ توڑ دوں گا۔ اسی طرح خریدنے والا بھی کر سکتا ہے مگر سوال کی شرط تو اس قسم سے نہیں اور دوسری کوئی شرط جواز کی بھی نہیں بن سکتی اس لئے یہ باطل ہے پس زید کا کوئی حق نہیں ۔۔۔ کہ زمین واپس لے۔

اس کے علاوہ اور نسخہ موطا امام مالکؒ باب ما یفعل فی الولیدة اذا بیعت والشرط فیھا میں ہے۔ ان عبد اللہ ابن مسعود ابتاع جاریة من امرأتہ زینب الثقفیة واشترطت علیہ انک ان بعتھا فھی لی بالثمن الذی تبیعھا بہ فسأل عبد اللہ بن مسعود عن ذالک عمر بن الخطاب فقال لا تقربھا وفیھا شرط لاحد۔ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنی بیوی سے ایک لونڈی خریدی بیوی نے یہ شرط کی کہ اگر آپ اس کو کسی پر فروخت کریں تو جتنی قیمت سے فروخت کریں اتنی ہی سے یہ میری ہوگی۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کی بابت حضرت عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایسے حال میں آپ لونڈی کے قریب نہ جائیں جبکہ اس میں کسی کے لئے شرط ہو۔

اس لونڈی کی شرط سوال کی شرط سے بہت ہلکی ہے کیونکہ سوال میں تو بکر کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ شے واپس کرے۔ اس کو پاس رکھنے کا یا بیع کرنے کا یا ہبہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں برخلاف اس لونڈی کے کہ اس میں عبداللہ بن مسعود کو پورے اختیارات دے دیئے گئے ہیں خواہ پاس رکھے یا ہبہ کرے یا فروخت کرے یا کسی اور قسم کا تصرف کرے کوئی رکاوٹ نہیں صرف فروخت کرنے کی صورت میں اتنی شرط ہے کہ جتنے میں کسی اور کو دیں اتنے میں یہ بائع کی ہے مگر باوجود اس کے حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ کو اس لونڈی سے فائدہ اٹھانے سے منع کر دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کا اس لونڈی پر پورا قبضہ نہیں ہوا پس سوال کی صورت میں اگر شرط کو قائم رکھا جائے تو بکر بطریق اولیٰ زمین سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ چونکہ بکر نے تصریح کی ہے کہ مجھے اس زمین کا حصہ دستے چھوڑنا اور زید نے بھی اس بات کو منظور کر لیا ہے اور اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے حصہ دیتا رہا ہے تو اب یہ شرط قائم نہیں رہ سکتی کیونکہ دونوں کے عملدرآمد سے بیع مکمل ہوگئی۔

گروی سے نفع اٹھانے کے عدم جواز پر نئی دلیل

اس حدیث سے گروی شے سے فائدہ اٹھانا بھی ناجائز ثابت ہوا کیونکہ جب بیع میں صرف ایک شرط ہونے کی صورت میں فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے تو گروی جس میں شے بالکل مالک کی رہتی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا کس

طرح جائز ہوگا۔ اور بیع اس کو نہیں بنا سکتے کیونکہ فریقین اس کو بیع نہیں جانتے برخلاف سوال کی صورت کے کہ فریقین نے اس کو بیع بنایا اور بیع میں لکھایا اس لئے سوال کی صورت کو مروجہ گرو۔ کا حکم نہیں دے سکتے اور مروجہ گروی کا حکم گروی کا ہی رہے گا اور اس سے فائدہ اٹھانا سود کے حکم میں ہوگا۔

عبداللہ امرتسری ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء

باپ کی فی سبیل اللہ دی ہوئی زمین کو بیٹے کا خریدنا

سوال ۔ ایک آدمی نے کسی کو زمین فی سبیل اللہ دی ہے اب جس کے پاس زمین ہے وہ فروخت کرنا چاہتا ہے جس نے زمین دی ہے اب اس کا ایک لڑکا خریدنا چاہتا ہے کیا شریعت میں اس کو زمین خریدنی جائز ہے ؟

جواب ۔ کوئی شخص فی سبیل اللہ دے کر خرید نہیں سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو منع فرمایا تھا۔ ہاں اولاد کے لئے کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ امرتسری ۲۱ مئی ۱۹۶۱ء

مُردار کے کچے چمڑے کی خرید و فروخت کا حکم

سوال ۔ مُردار کے کچے چمڑے کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ اس سوال کا جواب تفصیل سے فتاوی اہلِ حدیث جلد اول ص۲۱۳ پر گزر چکا ہے۔

فروخت کے وقت شرط

سوال ۔ مبیع موجود نہ ہو اور بائع مشتری قیمت کا فیصلہ کر لیں اور قیمت لے دے لیں اور شرط کریں کہ اگر مبیع حاملہ نکلے تو پھر یہی قیمت رہے گی ورنہ نہیں کیا یہ درست ہے ؟

جواب ۔ مبیع یعنی جو شے فروخت کی جاتی ہے اگر دونوں فریق نے دیکھی بھی ہو تو پھر اس کا کوئی حرج نہیں ورنہ وہ مجہول ہے اور مجہول کی بیع شرعاً درست نہیں۔ اس لئے حمل وغیرہ کی بیع پیٹ میں جائز نہیں صرف بیع سلف خاص شرائط کے ساتھ جو احادیث میں آئی ہیں۔ جائز ہے لیکن سوال کی صورت اس قسم سے نہیں اور سوال کی صورت میں جو شرط کی گئی ہے وہ فاسد ہے کیونکہ حدیث میں ہے نہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ (بلوغ المرام کتاب البیوع) یعنی ایک بیع میں دو بیع جائز نہیں۔ سوال کی صورت میں دو بیع ہیں۔ اس لئے شرط مذکورہ فاسد ہے۔ اور یہ بیع ناجائز ہے۔

عبداللہ امرتسری ۲۷ رجب سنہ ۱۳۵۱ھ

جھٹکا کرنے والے کے پاس بکرا یا مینڈھا فروخت کرنا

سوال ۔ کیا جھٹکا کرنے والے کے پاس بکرا یا مینڈھا وغیرہ بیچنا جائز ہے۔

ابو محمد عبید مقام گلو کے بازار گکھانہ نزمتاں ضلع امرتسر

جواب ۔ بلوغ المرام میں ہے۔ عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَبَسَ الْعِنَبَ اَيَّامَ الْقِطَافِ حَتّٰى يَبِيْعَهٗ مِمَّنْ يَّتَّخِذُهٗ خَمْرًا فَقَدْ تَقَحَّمَ النَّارَ عَلٰى بَصِيْرَةٍ رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن۔ بن بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انگور کاٹنے کے دنوں میں روک رکھے تاکہ شراب بنانے والے پر فروخت کرے تو وہ دیدہ دانستہ جہنم میں گھس گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال شے کو ایسے شخص پر فروخت نہ کرے جو اس کو حرام بنا دے جھٹکا چونکہ حرام ہے اس سے حلال جانور حرام ہو جاتا ہے اس لئے جھٹکا کرنے والے پر فروخت نہ کرنا چاہیئے۔

عبداللہ امرتسری ۱۷ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ

بیع بشرط واپسی

سوال ۔ ایک شخص کا یہ رویہ ہے کہ مکان کو اس شرط پر بیع لیتا ہے کہ جب تمہارے پاس روپے ہوں گے یہ مکان تمہیں کو واپس دے دوں گا۔ حالانکہ وہ مکان مالیت میں تین سو یا اڑھائی سو کا ہوتا ہے قریباً یکصد روپے کو بیع میں لیتا ہے اور کرایہ مکان دو یا ڈیڑھ روپیہ بیع کرنے والے سے لے لیتا ہے تو پھر کرایہ مکان لے کر اور اصل رقم بیع کی وصول کر کے مکان واپس کر دیتا ہے۔ کیا اس کا یہ فعل شریعت کی رو سے درست ہے

شیخ عبدالکریم قصبہ ڈیرہ بسی ضلع انبالہ

جواب ۔ حدیث میں ہے کہ اخیر زمانہ میں لوگ شراب کا نام بدل کر پی لیا کریں گے شخص مذکور کی

یہی حالت ہے وہ گرو کا نام بیع رکھ کر سود کھاتا ہے واپسی کی شرط بیع میں درست ہے لیکن اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ ذرا سوچ سمجھ لے یا کسی سے مشورہ کی ضرورت ہو تو مشورہ لے لے۔ جس کی مدت فقہاء حنفیہ نے تو زیادہ سے زیادہ تین روز بتائی ہے اور اہل حدیث نے اگرچہ اس طرح کی حد بندی نہیں کی۔ مگر یہ بات ظاہر ہے کہ سوچنا سمجھنا نفع ونقصان کے لحاظ سے ہوتا ہے جیسا موقع ہو اس موقعہ کے لحاظ سے اس کے لئے کچھ میعاد رکھ لی جاتی ہے بعض دفعہ ایک آدھ گھنٹہ کافی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کئی دنوں کی ضرورت ہوتی ہے صورت بیع میں طے ہو جاتا ہے کہ اتنی دیر تک میں سوچ سمجھ لوں۔ اس کے بعد پختہ ہو جاتی ہے۔ سوال مذکور میں جو شرط ہے وہ سوچ سمجھ کے لئے نہیں بلکہ روپے کی خاطر ہے کہ جب طاقت ہو گی چھڑا لوں گا سو یہ بالکل آج کل کی مروجہ گرو ہے بیع نہیں۔

ایک خرابی اس میں یہ ہے کہ بیع تحریر میں ہے اور شرط زبانی۔ جو سراسر نزاع کا باعث ہے۔ شرعاً معاملات کا یہ طریق نہیں کہ تحریر کچھ اور زبان کچھ ہو ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہو۔ اگر خدانخواستہ کل اس کی طبیعت بدل جائے یا مر جائے اور اس کے وارث تحریر کے مطابق بیع پختہ کر لیں تو بتلائیے کہ زبانی شرط کس کام کی؟ پس یہ بیع بالکل مردود ہے۔ بیع نہیں بلکہ سود کھانے کا بہانہ ہے۔

عبداللہ امرتسری ۱۱ صفر ۱۳۵۷ھ

لڑکی یا بہن کا روپیہ لینا

سوال ۔ لڑکی یا بہن کا روپیہ لے کر نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۔ حدیث میں ہے اَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اُعْطِيَهُ ۔ (بلوغ المرام) یعنی جو کوئی عورت مہر پر یا عطیہ پر یا وعدہ پر نکاح پڑھے جو نکاح سے پہلے ہے تو یہ عورت کا مال ہے اور جو نکاح کے بعد ہو، وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح سے پہلے جو کچھ روپیہ لیا گیا ہے اگر عورت کو مہر میں نہیں دیا تو حرام ہے کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اس روپے کو اپنے تصرف میں لائے۔

عبداللہ امرتسری

کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی، کاہن کی شیرینی

سوال ۔ عبدالحمید قاسم سیٹھ صاحب سیکرٹری یتیم خانہ اہل اسلام نے چھ سو دو بچوں کو ایک طائف

احمد جان نامی کے گھر دعوت کے لیے محرم کی دسویں تاریخ کو روانہ کیا اور خود سیکرٹری صاحب نے طوائف کے گھر کا کھانا کھایا کیا اہل اسلام کو طوائف کے گھر کی دعوت قبول کرنی جائز ہے؟ کیا تمام شہر کی طوائف کے گھر کا کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب ۔ مشکوٰۃ کتاب البیوع میں ہے۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنی بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی خرچی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے اس حدیث پر سب علماء متفق ہیں۔

ایک حدیث میں ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَمَھْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ رواہ مسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہے۔ خرچی زانیہ بھی خبیث ہے سنگی لگانے والے کا کسب بھی خبیث ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ زانیہ کے گھر سے کھانا ناجائز ہے خاص کر جو قوم کے رہبر یا لیڈر ہوں ان کو زیادہ احتیاط چاہیے۔ کیونکہ ان کے عمل کا اثر لوگوں پر پڑتا ہے اور گمراہی پھیلتی ہے خدا محفوظ رکھے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۵ھ

بیع شراء کے وقت غیر محرم کی طرف نظر

سوال ۔ نووی شرح صحیح مسلم باب النظر الی المخطوبۃ کے تحت میں قاضی عیاض نے بیع و شراء کی حالت میں مرد کو عورت کی طرف نظر پر اجماع کیا ہے یہ کہاں تک درست ہے؟ آیت یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ (دیگر)

جواب ۔ نکاح کی خاطر عورت کا دیکھنا جائز ہے بلکہ آپ نے دیکھنے کی ترغیب دی ہے۔ جب نکاح کی خاطر جائز ہے تو بیع شراء کی خاطر بطریق اولیٰ جائز ہوا۔ کیونکہ نکاح میں تو انسان صرف عورت سے فائدہ اٹھانے کا مالک ہوتا ہے بیع و شراء میں گردن کا مالک ہو جاتا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ

چوروں اور ڈاکوؤں وغیرہ سے بیع و شراء کا حکم

سوال ۔ امام غزالی نے کیمیائے سعادت میں اور سید نذیر حسین مرحوم نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا ہے

حاشیہ: قاضی عیاض نے بیع و شراء کے وقت غیر محرم کی طرف دیکھنے پر اجماع نقل نہیں کیا بلکہ ایک قوم سے اس کی رخصت نقل کی ہے جو اجماع کے خلاف ہے۔

کہ سود خوروں، چوروں، ڈاکوؤں، رشوت خوروں، سپاہیوں وغیرہ سے بیع و شراء نہیں کرنا چاہیئے یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب – بلوغ المرام کتاب البیوع میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَبَسَ الْعِنَبَ اَیَّامَ الْقِطَافِ حَتّٰی یَبِیْعَہٗ مِمَّنْ یَتَّخِذُہٗ خَمْرًا فَقَدْ تَقَحَّمَ النَّارَ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص انگور کاٹنے کے دنوں میں انگور بند کر رکھے یہاں تک کہ شراب بنانے والے کے پاس فروخت کرے تو وہ دیدہ دانستہ آگ دوزخ میں گھسا۔

سبل السلام شرح بلوغ المرام میں اس حدیث پر لکھا ہے۔ اَخْرَجَہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مِنْ حَدِیْثِ بُرَیْدَۃَ بِزِیَادَۃِ حَتّٰی یَبِیْعَہٗ مِنْ یَّهُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مِمَّنْ یَعْلَمُ اَنَّہٗ یَتَّخِذُہٗ خَمْرًا فَقَدْ تَقَحَّمَ فِی النَّارِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ (سبل السلام جلد ۲ صفحہ ؟) یعنی بیہقیؒ نے شعب الایمان میں اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں کہ جو شخص انگوروں کو بند رکھے یہاں تک کہ کسی یہودی، نصرانی کے پاس فروخت کرے جس کی بابت اس کو علم ہے کہ وہ ان کی شراب بنائے گا تو اس نے دیدہ دانستہ آگ دوزخ کی طرف پیش قدمی کی جب اپنی حلال طیب چیز اس بناء پر فروخت کرنی ناجائز ہوئی کہ دوسرا اس سے حرام شے تیار کرے گا تو اپنی حلال طیب چیز دے کر دوسرے کی حرام شے لینا بطریق اولیٰ ناجائز ہوئی جیسے چوروں ڈاکوؤں کا مال جو حرام ہے کیونکہ اس میں دو خرابیاں ہیں۔ ایک تو اپنے کھانے میں حلال کے عوض حرام آیا۔ دوسرے اس میں ان کو تقویت پہنچی کیونکہ جب ان کی حرام کمائی سے ان کا لین دین چلتا رہا تو وہ بے دھڑک اپنی حرام کمائی کا سلسلہ جاری رکھیں گے لیکن یہ صورت اس وقت ہے جب ان کی آمد کا ذریعہ صرف حرام ہو اور اگر حلال ذریعہ بھی ہو تو اس وقت ان کا مال حلال حرام سے مخلوط ہے اس صورت میں ان کے ساتھ بیع و شراء لین دین مشتبہات کی قسم سے ہے جس کی تفصیل ہو چکی ہے کہ اس کی مثال چراگاہ یا کھیت کے آس پاس بکریاں چرانے کی ہے۔ خطرہ ہے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائے اس لئے پرہیز کی کوشش کرنی چاہیئے لیکن اس کوشش کا یہ مطلب نہیں کہ ہر شخص کی بابت بیع شراء کے وقت تحقیقات کرے کہ کہیں یہ چور ڈاکو وغیرہ نہ ہو۔ بلکہ اس کوشش کا مطلب یہ ہے کہ جب اتفاقیہ کسی وقت اس کا علم ہو جائے کہ یہ شخص ایسا ہے تو پھر اس سے پرہیز کی کوشش کرے ورنہ بے کھٹکا بیع و شراء لین دین کرتا رہے کیونکہ بیع شراء لین دین میں ایسی تحقیقات کا کہیں ثبوت نہیں بلکہ

جانا ہو تو بیع و شراء لین دین کا سلسلہ ہی بند ہو جاتا ہے جو آیت کریمہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے خلاف ہے ہاں کسی سے رشتہ ناطہ کرنا ہو یا کسی سے دوستانہ تعلق پیدا کرنا ہو یا اس قسم کا کوئی خاص معاملہ ہو تو اس صورت میں بے شک پوری تحقیقات کا حکم ہے حدیث میں ہے کہ انسان اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے پس سوچ سمجھ کر کسی سے دوستی لگاتا ہے۔ مگر افسوس آج کل دوستی تو کجا رشتوں ناطوں اور گھریلو تعلقات میں بھی دین کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ عبداللہ امرتسری مدیر ۲ صفر ۵۳ھ

کمیشن کا مسئلہ

سوال۔ جو شخص آرڈر بھجوائے اور تیار کردہ ادویہ یا دیگر اشیاء کی بکری میں اعانت کرے کیا اس کے ساتھ کچھ کمیشن مقرر کرنا جائز ہے؟

جواب۔ کمیشن مقرر کر کے فی روپیہ کچھ دینا اس کا کوئی حرج نہیں۔ یہ دلال کی قسم ہے اور یہ دلال حدیث سے ثابت ہے ملاحظہ ہو۔ منتقیٰ باب النہی ان یبیع حاضر لباد۔

عبداللہ امرتسری مدیر تنظیم روپڑ ضلع انبالہ

فوج کا ٹھیکہ لینا جس میں ذبح اور جھٹکہ دونوں ہوں

سوال۔ زید سرکاری افواج کا ٹھیکہ دار ہے افواج میں جھٹکہ اور حلال گوشت سپلائی کرتا ہے جھٹکہ کرنے کے لئے ہندو ملازم رکھا ہوا ہے زید کا حساب و کتاب بکر لکھتا ہے جس کی اجرت مبلغ پانچ روپیہ ماہوار ہے کیا بکر عند الشرع مجرم تو نہیں اور اس کی یہ کمائی حلال ہے اور ایسا ٹھیکہ جائز ہے؟ کیا اس سے قرض کی ادائیگی شرعاً جائز ہے؟

جواب۔ اس کتابت کا پیشہ حرام ہے کیونکہ جھٹکہ حرام ہے حدیث میں سود لکھنے والے پر خدا کی لعنت آئی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ سود حرام ہے اسی طرح جھٹکہ حرام ہونے کی وجہ سے اس کی کتابت حرام ہے۔ رہا اس سے قرضہ اتارنے کا مسئلہ سو اس میں تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر قرضہ سودی ہے تو سود کی قسم میں اس کو دے سکتا ہے اصل رقم میں اس کو دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اصل رقم جائز ہے اور سود کی رقم حرام ہے تو حرام میں حلال رقم دینا جائز نہیں۔ پس حرام کی رقم دے کر سود حرام سے چھٹکارا حاصل کرے اگر سود سے بقیہ

حرام دینے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ تو حرام کی یہ رقم بھی دینی جائز نہیں۔ اس صورت میں کسی اور کو دے کر اس کا چھٹکارا حرام سے کر دے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس ملازمت سے بھی استعفیٰ دے دے۔ حرام دے کر حرام سے چھٹکارا حاصل کرنے کی اجازت دینے کا یہ مطلب نہیں کہ آئندہ کے لئے بھی یہ سلسلہ حرام قائم رکھے بلکہ گذشتہ تنخواہ حرام کی جو وصول کر چکا ہے یا ٹھیکہ دار کے ذمہ ہے اس کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔ عبداللہ امرتسری

کسب کا بیان

آڑھت اور کمیشن

سوال ۱۔ کمیشن یا آڑھت کا کاروبار کرنا شرعی حیثیت سے کیسا ہے، جائز ہے یا ناجائز؟ اگر جائز ہے تو حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے جو روایات مروی ہیں ان کا کیا مطلب ہے؟ حدیث پاک ص۲۸۹ بخاری شریف کتاب البیوع میں درج ہے۔ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

اس کی تشریح حضرت ابن عباس لفظ سمسار سے فرماتے ہیں اور سمسار کی جو تفسیر مفسرین نے کی ہے وہ ہم کمیشن ایجنٹوں پر صادق آتی ہے۔

(۲) مذکورہ کاروبار میں ایک آڑھت ہے اور دوسرا کمیشن آڑھت مال کے فروخت کنندہ سے لیا جاتا ہے اور کمیشن خریدار سے یہ دو طرفہ کمیشن آڑھت لینا کہاں تک صحیح ہے اور کمیشن جو خریدار سے لیا جاتا ہے اس کی ابتدا ہندوؤں نے اس بنیاد پر کی تھی کہ چونکہ خریدار رقم تین چار یوم بعد دیتا ہے یہ اس کا حرجانہ تھا لیکن اب یہ صورت نہیں ہے اور اب نقد رقم ہو تب بھی اور ادھار ہو تو بھی بہرحال خریدار سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے بعض صورتوں میں تو خریدار رقم پیشگی بھی دے دیتے ہیں، اور کمیشن مقررہ شرح سے زیادہ دے دیتے ہیں اس لئے کہ ان کو مال زیادہ ملے۔ اور ان کے بیوپاری زیادہ بنیں۔

اس وضاحت کا مطلب یہ ہے کہ اب ہندوؤں والا نقطہ نظر نہیں رہا بلکہ ابتدا اس نقطہ نظر سے بھی تھی، اب ادھار، نقد کا کوئی سوال نہیں ہے۔

(۳) باہر سے بیوپاری ہمارے پاس مال (کپاس) لاتے ہیں اور ہم اس کو کارخانہ دار کے پاس شرط پر قول دیتے ہیں کہ اس کا نرخ دو ماہ کے اندر اندر جو چاہو طے کر لیں گے اور مال پر پچھتر فی صد رقم بھی لے لیتے ہیں۔ اس کو ہماری کاروباری اصطلاح میں (مدہ) کہتے ہیں، یعنی مدت متعینہ پر مال دینا اس کی